بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ - ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش - ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۰۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل اور پرسوں کراچی سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

مورخہ ۵ تبوک کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہودی شروع سے ہی اسلام کے خلاف بہت ناپاک عزائم رکھتے ہیں اور انہوں نے کوئی موقع اسلام دشمنی کا ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آپ نے مسجد اقصیٰ میں آتشزنی کے حالیہ سانحہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ یہودیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو اپنے جملہ اختلافات فراموش کر کے متحد ہو جانا چاہئیے اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جانا چاہئے تاکہ اس کی مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال ہو اور ہم دشمنانِ اسلام کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنا کر غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیابی حاصل کریں۔

ربوہ میں یومِ دفاع کی تقاریب

ربوہ ۷ تبوک۔ کل ۶ ستمبر کو ربوہ میں یوم دفاع کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ جملہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں حسب سابق تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد تمام مقامی مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام اور شہداء کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کی گئیں۔ عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ بہت سے لوگ شہداء کے قبرستان میں شہداء کے مزار پر دعا کے لئے گئے۔ بعد نماز عصر سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام شہداء کی یاد میں باسکٹ بال کا ایک شاندار میچ ہوا جس میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک مرحوم اور بریگیڈیئر شامی مرحوم کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ بریگیڈیئر شامی کی ٹیم نے ۴۴ کے مقابلہ میں ۴۴ سے یہ میچ جیت لیا۔ ایس۔ ڈی پی آر ایم سٹیشن ہیڈ کوارٹرز سرگودھا کے نمائندہ کی حیثیت سے میجر جنرل عبدالقادر صاحب تشریف لائے اور آپ نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ہر پاکستانی کو قوم کی ترقی اور سالمیت کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علتِ غائی ہے

اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں

"مَیں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ مَیں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لا انتہا فضل اور انعام ہیں۔ ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس مَیں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے مَیں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآنِ کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ مَیں جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں مَیں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور مَیں نے مناسب جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کر دوں۔

پس یہ میری نیت اور غرض تھی۔ چنانچہ جب مَیں نے اس کو شروع کیا اور یہ مصرعہ لکھا ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا ؎ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔ قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علتِ غائی ہے۔ اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کر کے سعدی کہتا ہے ؎

کلیدِ درِ دوزخ است آں نماز
کہ در چشمِ مردم گزاری دراز"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۷-۴۸-۴۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا کو جو ہدایت وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ملتی آئی ہے اگرچہ اس کی غرض ایک ہی ہے اور وہ ہے انسان کی فلاح لیکن اس غرض کو جس طرح اسلام نے واضح کیا ہے اور جس طرح اس حقیقت کے مالہ و ماعلیہ کو قرآن مجید نے کھلے کھلے لفظوں میں بیان کیا ہے۔ پہلے ایسا نہیں ہوا۔

تمام مذاہب یہ تو بالوضاحت بیان کرتے رہے ہیں کہ کونسے کام نیکی کے ہیں اور کونسے کام بُرے ہیں اور کہ انسان کو فلاں فلاں کام سے بچنا چاہیئے اور فلاں فلاں کام کرنا چاہیئے۔ مگر ان مذاہب نے اس طرف بہت کم اشارہ کیا ہے کہ ایسا کیوں ہونا چاہیئے۔ مثلاً تورات میں یہ حکم ہے کہ تو چوری نہ کر یا یہ کام نہ کر وغیرہ۔ مگر اس امر کو واضح نہیں کیا کہ انسان کو ایسے کام کیوں نہیں کرنے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ ان مذاہب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور بس۔

اناجیلِ اربعہ میں یسوع مسیح کا پہاڑی وعظ بہت مشہور ہے۔ اسی طرح یسوع المسیح نے یہودیوں کو بُرے اعمال اختیار کرنے سے بڑے زوردار الفاظ میں روکا ہے۔ مگر نہ تورات میں اور نہ انجیل میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ایسا کرنا کیوں ضروری ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ نزولِ قرآن کریم کے وقت تک پہلے انسان کی عقل نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ وہ الٰہی تعلیمات کے مقاصد کو سمجھ سکتا۔ اسی طرح پہلے ادیان میں جو ایمان پر زور دیا گیا ہے اس کی بھی کوئی عقلی وجوہات بالوضاحت بیان نہیں کی گئی ہیں صرف ایمان لانے اور نیک اعمال بجا لانے کو ایک تحکمانہ انداز میں پیش کر دیا گیا ہے اور انسانوں کو ان احکام کی اطاعت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ نہ تو اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایمان بالغیب کیوں ضروری ہے اور نہ یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ نیک اعمال بجا لانا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

اس کے برعکس قرآنِ کریم نے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ ایمان لانے اور نیک اعمال بجا لانے سے کیا غرض پیشِ نظر ہے۔ چنانچہ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کر دیتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یعنی اللہ تعالیٰ پر۔ رسالت پر ایمان لانے اور آخرت پر یقین پیدا کرنے اور اقامت صلوٰۃ اور انفاق کس غرض کے لئے ضروری ہیں۔ بتایا ہے کہ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر کاربند ہوگے اور اطاعت گزار بنوگے بلکہ ان پر کاربند ہونے اور اطاعت گزار ہونے کا تم کو یہ فائدہ ہوگا کہ تم فلاح حاصل کروگے۔ تمہاری زندگی بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائے گی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح فرما دیا ہے کہ غیب پر ایمان لانا۔ نماز قائم کرنا۔ فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانا اور آخرت پر یقین رکھنا اس لئے ضروری نہیں کہ اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا فائدہ مدنظر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی اپنی کوئی غرض نہیں بلکہ یہ سب کچھ اس غرض سے ضروری ہے کہ اس میں انسان کی فلاح ہے یعنی قرآن کریم کی ہدایات میں اس کو ایسے طور و طریق بتائے گئے ہیں کہ جن پر عمل کرنا صرف الٰہی خوشنودی ہی کا حامل نہیں ہے جو دراصل اعمالِ

☆ صالحہ کی بنیاد ہے بلکہ یہ اس لئے ضروری ہے کہ ان پر عمل کرنے سے زندگی سنور جائے گی۔ حیوانیت کے درجہ سے اُٹھ کر انسانوں کے مقام میں داخل ہو جاؤ گے اور پھر ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جاؤ گے جہاں سے تم اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور زندگی کا حقیقی مقصد حاصل کر لوگے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ساتھ ہی ایسا کرنے کی وجوہات بھی بیان کر دیتا ہے اور بتا دیتا ہے کہ اس سے تمہاری زندگی فلاح کے راستہ پر گامزن ہو گی اور تم اس حقیقت یا مقصد حیات کو پا لوگے جو ہم نے اس طرح بیان کر دیا ہے کہ

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

یعنی مَیں نے جنّ و انس کو عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی جو قویٰ اس کو عطا کئے ہیں ہم ان قویٰ کو اپنی رہنمائی میں استعمال کرانے کے لئے تم کو ہدایات عطا کرتے ہیں تاکہ تم سوچ سمجھ کر وہ راستہ اختیار کرو جو فی الحقیقت تمہاری اپنی فلاح کے لئے ہے۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

گھر کے اندر جانے اور اجازت لینے کے آداب

عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ اَنَّہُ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتٍ فَقَالَ: اَاَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِہٖ: "اُخْرُجْ اِلٰی ھٰذَا فَعَلِّمْہُ الْاِسْتِیْذَانَ فَقُلْ لَہٗ قُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ؟" فَسَمِعَہُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان ص۷۰۳)

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جبکہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آ جاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں پہلے السلام علیکم کہو پھر پوچھو کیا مَیں اندر آ سکتا ہوں۔ جب اس آدمی نے یہ بات سُنی تو ایسا ہی کیا سلام کہا پھر عرض کیا اندر آ سکتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اجازت ہے آ جاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پہ کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش

اصحاب فیل کا تاریخی جائزہ
اور
اُن کی تباہی

از مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ

اصحاب الفیل کی تباہی کا واقعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل وقوع پذیر ہوا۔ تفصیل یوں ہے کہ یمن پر حمیر خاندان کی حکومت تھی۔ حضور ان دنوں ذونواس حمیری بادشاہ حکومت کرتا تھا اور وہ یہودی یا مشرک تھا اور اس کے دل میں عیسائیوں کے خلاف سخت بغض تھا۔ ایک دفعہ اس نے غصہ میں آکر ۲۰ ہزار عیسائی گرفتار کئے اور خندقوں میں آگ جلا کر ان کو زندہ جلا دیا۔ ان عیسائیوں میں ایک عیسائی دوس ثعلبان بچ کر قیصر روم کے پاس بھاگ گیا۔ اور اس نے ان کے سامنے واقعہ بیان کیا۔ اور فریاد کی کہ اس قتل عام کا بدلہ لیا جائے۔ چنانچہ اس نے حبشہ کے بادشاہ کے نام جو اس کے ماتحت تھا چٹھی لکھ دی کہ اس واقعہ کی طرف توجہ کرو اور مقتولین کا بدلہ لو۔ اس حبشی بادشاہ کا نام اصحمہ بن بحر تھا۔ (یہ وہی بادشاہ ہے جس کے زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ وہاں ہجرت کر گئے تھے) اصحمہ کو جب قیصر کی یہ چٹھی پہنچی تو اس نے اپنے دونوں جرنیلوں ارباط اور ابرہہ بن الصباح کو لشکر دے کر یمن کی طرف روانہ کیا۔

یہ دونوں جرنیل یمن پر حملہ آور ہوئے انہوں نے حمیری حکومت کو شکست دی اور یمن پر مسیحی حبش حکومت قائم کی۔ تھوڑے عرصہ تک تو ان دونوں جرنیلوں میں اتفاق رہا لیکن بعد میں ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور اپنے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ صف آراء ہو گئے۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف آرا تھے۔ تو ان کو خیال آیا کہ لڑائی تو ہماری آپس میں ہے ہم لوگوں کو خواہ مخواہ کیوں مروائیں اور اگر ہم اس طرح آپس میں کٹ مرے تو یمن میں نجاشی کی حکومت بالکل جاتی رہے گی۔ چنانچہ لڑائی ملتوی کی اور بعد میں ملاقات کی اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ہم دونوں آپس میں لڑتے ہیں جو جیت جائے۔ اور دوسرے کو قتل کر دے وہ حکومت کرے۔ چنانچہ دونوں لڑائی کے لئے نکلے۔ فوج تماشائی تھی۔ جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہوئے تو ارباط نے پھرتی سے کام لے کر ابرہہ پر ایسا کاری وار کیا کہ اس کا ناک، کان اور گال کٹ گیا۔ لیکن اس کا ایک غلام جو ابرہہ سے بہت محبت کرتا تھا اور قریب ہی بغیر بتائے چھپا ہوا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ اس کا آقا گر گیا ہے۔ تو وہ اپنے آقا کی مدد کے لئے آگے بڑھا۔ ادھر ارباط ابرہہ کو تلوار مارنے والا تھا کہ اچانک ابرہہ کے غلام نے اس پر حملہ کر دیا اور خنجر سے اسے مار ڈالا۔ اس طرح فاتح مر گیا اور مفتوح زندہ رہا۔ چند دنوں کے بعد ابرہہ کے زخم ٹھیک ہو گئے۔ اور یمن کی ساری حکومت ابرہہ کے ہاتھ آ گئی۔

جب نجاشی کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو اسے یہ بات بہت بُری لگی کہ اس کے دو جرنیل آپس میں الجھتے ہیں۔ اور ایک نے دوسرے کو مار دیا ہے۔ چنانچہ وہ ناراض ہوا بعد ازاں اس نے قسم کھائی کہ میں ابرہہ کی پیشانی کے بال کھینچوں گا اور اس کے ملک کو پاؤں تلے روندوں گا۔ نجاشی نے یہ قسم دربار میں کھائی۔ درباریوں میں سے ایک نے اس کی اطلاع ابرہہ کو کر دی۔ اور کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہیں گورنری سے فارغ کر دیں گے۔ ابرہہ بہت ہوشیار آدمی تھا اس نے نائی کو بلوا کر اپنی پیشانی کے بال منڈوائے۔ اور ایک بوری میں یمن کی مٹی بھروا کر نجاشی کے پاس بھجوا دی۔ اور معذرت کا خط لکھا نیز لکھا کہ حضور یہ واقعہ کسی جھگڑے کی بناء پر نہیں ہوا بلکہ ہمارا یہ مشترکہ فیصلہ تھا کہ ہم میں سے جو شخص دوسرے کو مار سکے گا یمن کا حاکم ہو گا۔ اگر میں مارا جاتا تو وہ بادشاہ ہوتا۔ اب وہ مارا گیا ہے تو میں بادشاہ بن گیا ہوں۔ ساتھ اس نے لکھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ حضور نے میرے پیشانی کے بال کھینچنے اور یمن کی مٹی روندنے کی قسم کھائی ہے۔ سو آپ کی خدمت میں یہ دونوں چیزیں بھیج رہا ہوں۔ آپ اس کو پاؤں تلے روند کر اپنی قسم پوری کر لیں۔ باقی جہاں تک میری ذات کا سوال ہے میں آپ کا مطیع اور فرمانبردار ہوں۔ بادشاہ نے مٹی پاؤں تلے روند کر قسم پوری کر لی اور ابرہہ کو لکھا کہ ہم تمہیں معاف کرتے ہیں اور اپنی طرف سے یمن کا گورنر مقرر کرتے ہیں جب ابرہہ کو اس کی خبر پہنچی تو بہت خوش ہوا۔ اور اس نے منت مانی کہ میں یمن میں بہت بڑا گرجا بناؤں گا اتنا بڑا کہ اس کی مثال نہ مل سکے۔ چنانچہ اس منت کو پورا کرنے کے لئے اس نے دور دور سے انجینئر بلوائے۔ اچھی لکڑی اور اچھا ساز و سامان مہیا کیا۔ کہتے ہیں یہ گرجا اتنا بلند تھا کہ دیکھتے ہوئے لوگوں کی ٹوپیاں گر جاتی تھیں۔ اس لئے اس کا نام قلیس پڑ گیا یعنی وہ گرجا جس کے دیکھنے سے ٹوپی گر جاتی ہے۔ جب گرجا بن گیا تو اس نے یہ کوشش شروع کی کہ عرب لوگ خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی بجائے قلیس کا حج اور طواف کریں۔

چنانچہ ابرہہ نے اعلان کیا کہ آئندہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے قلیس (صنعاء کے گرجا) میں آیا کریں۔ چنانچہ اس اعلان کا کرنا تھا کہ عربوں میں جوش پیدا ہو گیا کہ خانہ کعبہ کی ہتک کی جا رہی ہے۔ خاص طور پر قریش میں جوش بہت زیادہ تھا۔ اسی اثناء میں ایک واقعہ ہوا جس سے ابرہہ آگ بگولہ ہوا کہ ایک شخص نے صنعاء کے گرجا میں پاخانہ کر دیا۔ اور افسروں نے یہ رپورٹ کی کہ یہ حرکت قریش کی ہے۔ اور اس کے دل میں مکہ کے خلاف طیش پیدا ہوا۔ جب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابرہہ کے دل میں متواتر یہ خیال پیدا ہوتا گیا کہ خانہ کعبہ کی موجودگی میں صنعاء کے گرجا کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ مکہ پر چڑھائی کرے گا اور خانہ کعبہ کی بنیادیں اکھیڑ کر اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ چنانچہ ابرہہ نے لشکر جمع کرنا شروع کیا۔ حمیری خاندان کے لیڈر جن کے ہاتھ سے حکومت جاتی رہی تھی۔

انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور عربوں کو ابرہہ کے خلاف ابھارنا شروع کیا۔ اور انہوں نے خانہ کعبہ کی حفاظت کے نام سے یمن میں ایک عام جوش پیدا کر دیا۔ جونہی ابرہہ صنعاء سے نکلا۔ اس لشکر نے ان کا راستہ روک لیا۔ دونوں لشکروں میں مڈبھیڑ ہوئی۔ اگرچہ یہ لوگ بے جگری سے لڑے۔ لیکن سامان کی کمی کی وجہ سے شکست کھائی۔ راستہ میں خثعم، شہران اور ناہس قبیلہ کے لوگوں نے بھی اس لشکر کو روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔

مغمس مقام پر پہنچ کر اس نے اسود بن مقصود حبشی سردار کو مکہ کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ جب اسود حالات معلوم کر کے واپس آنے لگا تو اپنے ساتھ اونٹ ہانک لایا۔ جن میں حضرت عبدالمطلب کے دو سو اونٹ تھے۔ قبیلہ کنانہ ہذیل اور قریش کے بڑے بڑے سردار جمع ہوئے اور انہوں نے غور کرنا شروع کیا کہ ابرہہ کا مقابلہ کرنا چاہیئے یا نہیں مشورہ میں ہر ایک کی رائے یہی تھی کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ابرہہ نے اہل مکہ کو پیغام بھیجا۔ کہ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اور نہ ہی تمہیں نقصان پہنچانا مقصود ہے۔ میں صرف خانہ کعبہ کو گرانا چاہتا ہوں۔ اگر تم راستہ سے ہٹ جاؤ تو لڑائی نہ کی جائے گی قاصد حضرت عبدالمطلب (جو مکہ کے سردار تھے) کے پاس پہنچا اور یہ پیغام دیا اس پر انہوں نے جواب دیا۔ ہماری بھی اس سے لڑنے کی نیت نہیں، قاصد نے حضرت عبدالمطلب کو کہا کہ آپ خود ابرہہ کے پاس جا کر اس کو بتلا دیں۔ کہ ہمارا ارادہ کسی قسم کی لڑائی کا نہیں، اس سے اس کا دل ٹھنڈا ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ ترک کر دے۔ حضرت عبدالمطلب نے پسند رہا اور اپنے لڑکوں کو ساتھ لیا۔ اور ابرہہ کے پاس چل پڑے۔ آپ جب ابرہہ کے دربار میں پہنچے تو وہ آپ کے قد و قامت اور مضبوطی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ کیونکہ آپ نہایت خوبصورت لحیم و شحیم اور قد آور انسان تھے۔ ابرہہ نے ترجمان کے ذریعہ آپ سے کہا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے آپ بتائیں کہ آپ کس غرض کے لئے آئے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ آپ کے آدمی میرے دو سو اونٹ پکڑ کر لے آئے ہیں۔ وہ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا میں تو آپ کو بہت عقلمند سمجھتا تھا اور مجھے لئے تخت پر سے اتر آیا اور قالین پر بیٹھ گیا لیکن اس بات سے اثر جاتا رہا حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا۔ کہ میں نے آپ سے جو اونٹ مانگے ہیں یہی بتانے کے لئے مانگے ہیں کہ وہ اونٹ میرے ہیں۔ اور میرے دل میں ان

کا درد ہے۔ اگر خانہ کعبہ بھی کسی کا گھر ہے تو اس کے دل میں بھی اس کا درد ہوگا۔ اور اونٹوں کا مطالبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارا عقیدہ اس گھر کے متعلق صحیح ہے تو پھر آپ اس گھر پر حملہ کر کے نہیں بچیں گے۔ کیونکہ اگر مجھے اونٹوں کی فکر ہے تو کیا کعبہ جس کا گھر ہے۔ اسے یہ فکر نہیں ہوگی کہ وہ اسے آپ کے حملہ سے بچائے جس کا یہ گھر ہے وہ خود ہی اس کی حفاظت کرے گا۔ ابرہہ یہ سنکر مبہوت ہوگیا۔ مگر اس نے کہا مجھے اس کام سے اب کوئی روک نہیں سکتا۔ حضرت عبد المطلب نے کہا تو پھر آپ اور اس گھر والا آپس میں سمجھ لیں۔ مجھے میرے اونٹ واپس دے دیئے جائیں۔ اس پر ابرہہ نے اس کو اونٹ واپس کر دیئے۔ دوسرے سرداروں نے یہ پیشکش کی کہ مکہ اور اردگرد کے علاقہ کی قیمت لگوا لیا اور اس کی قیمت کا ⅓ آپ لے لیں اور ⅔ ہمارے پاس رہنے دیں۔ اور خانہ کعبہ کو گرا دیں۔ لیکن ابرہہ نے جواب دیا۔ میں تو خانہ کعبہ کو گرانے آیا ہوں مجھے تمہارے مال و دولت سے سروکار نہیں۔ بجہ واپس آکر آپ نے اہل مکہ کو جمع کیا۔ اور حالات سنانے کے بعد یہ تجویز کی۔ اہل مکہ شہر کو چھوڑ کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈیرے ڈال لیں جو کچھ ابرہہ نے کرنا ہے کرے یا جو کچھ خدا نے کرنا ہے وہ ظاہر ہو جائے۔ جس کے بعد ہم مکہ میں واپس آ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ دوستوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں آئے اور دروازہ کا حلقہ جو باہر کی طرف تھا اس کو پکڑ کر دروازہ کھولتے تھے ہاتھ میں لے کر سوز سے دعا کرتے ہوئے یہ شعر پڑھے۔

لَاهُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ یَمْنَعُ
رَحْلَهٗ فَامْنَعْ حِلَالَكْ
لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ
وَمِحَالُهُمْ عَدْوًا مِحَالَكْ

یعنی اے اللہ جب اللہ کے گھر کو کوئی لوٹنے آتا ہے۔ تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا۔ اے رب وہ اس کا گھر ہوتا ہے جس میں وہ آپ رہتا ہے۔ یا اس کے بیوی بچے رہتے ہیں۔ مگر یہ گھر ایسا ہے جس کے متعلق تو نے دنیا کے لوگوں کو کہا ہے۔ کہ آؤ یہاں عبادت کرو۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو بھی اپنے اس گھر کی حفاظت فرما۔ جس میں لوگ عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور اسے دشمن کے حملہ سے بچا۔ اے میرے رب گو ابرہہ اپنی صلیبیں اور لشکر اور اپنی تمام تدبیروں اور نخوت اور جلال کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آئے گا۔ اے خدا ان کی صلیبیں اور فوجیں اور قوتیں تیری قدرتوں اور تدبیروں اور طاقتوں کو کل غالب نہ آئیں۔ یہ کہا اور قریش کو لے کر پہاڑوں کی طرف چلے گئے۔ اور ابرہہ کے حملہ کا انتظار کرنے لگے۔

دوسرے دن صبح ابرہہ نے اپنے لشکر کو تیار ہونے کا حکم دیا۔ اس نے اعلان کیا کہ پہلے ہاتھی نکالے جائیں۔ ان ہاتھیوں کا سردار محمود نامی ہاتھی تھا۔ جب اسے نکالنے لگے تو اس نے نکلنے سے انکار کر دیا۔ الٰہی تصرف کے ماتحت وہ بیٹھ گیا۔ اور چلنے سے انکار کر دیا۔ اس پر انہیں فکر ہوئی۔ اگر یہ ہاتھی نہ نکلا تو باقی ہاتھی بھی نہ نکلیں گے۔ اس پر اسے نیزے کھرپیاں اور دوسرے آلات مارے گئے۔ مگر وہ پھر بھی نہ چلا۔ جب بہت زیادہ مارتے تو وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوتا اور مکہ کی بجائے دوسری طرف چلنے لگ پڑتا۔ اور جب مکہ کی طرف منہ کیا جاتا تو بیٹھ جاتا۔ ایسا کرتے ہوئے بہت دیر ہو گئی کہ اتنے میں بادشاہ کو خبر پہنچی کہ اس کے بعض سپاہیوں کے جسم پر چیچک نمودار ہو گئی ہے۔ بادشاہ کے پاس دوبارہ رپورٹ پہنچی کہ ہاتھی اٹھ نہیں رہا۔ اور لشکر میں چیچک کی وبا پھیل گئی ہے۔ اور لوگوں میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے اس دن کی روانگی ملتوی کر دی گئی۔ مگر شام اور دوسرے دن تک ہزاروں ہزار لوگ چیچک کی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اور موتیں بکثرت ہونے لگیں۔ طائف کے لوگ جو ابرہہ کے لشکر کے ساتھ شامل ہوئے تھے انہوں نے یہ حالت دیکھی تو سمجھ لیا کہ خانہ کعبہ سے غداری کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اس سے لشکر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور وہ بھاگ نکلے ابی یکسوم(؟) سرداروں نے فیصلہ کیا کہ انہیں ادھر ادھر منتشر ہو جانا چاہئے۔ جب لشکر ادھر ادھر وادیوں میں پھیلا۔ تو بوجہ غیر آباد اور جنگل ہونے کے وہ راستہ بھول گئے۔ اور بجائے یمن کے وہ مدینہ نجد اور دوسرے علاقوں کی طرف چلے گئے اور انہیں یمن کے علاقہ کا پتہ ہی نہ چلتا تھا کہ کس طرف ہے۔ اس افراتفری اور گھبراہٹ میں سامان بھی وہاں پھینکا۔ اور خود بے سروسامانی میں ادھر ادھر بھٹکنے لگے۔ لشکر کا کچھ حصہ مر کھپ گیا۔ ابرہہ نے چند لیڈروں کے ساتھ یمن کا رخ کیا۔ مگر اس کو بھی چیچک ہو گئی۔ اور اس کے زخموں میں پیپ پڑ گئی۔ اور صنعاء پہنچ کر وہ مر گیا۔ یہ تباہی اس قسم کی تھی اور ایسا غیر معمولی رنگ رکھتی تھی کہ اس سے ایک تہلکہ مچ گیا۔ اور تمام لوگ انتہائی طور پر مرعوب ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ عذاب ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔

(ملخص از تفسیر کبیر از صفحہ ۱۴۲ تا صفحہ ۱۶۵)

کتاب "بد رسوم کے خلاف جہاد" کے متعلق مفتی سلسلہ کی رائے

رسوم و رواج اور بدعات جب کسی قوم میں جڑ پکڑ جاتے ہیں تو تباہی۔ بربادی نحوست اور ادبار اس قوم کا نصیب بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے بدعات کو شر الامور قرار دیا ہے۔ بدعات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو ثواب کی غرض سے اختیار کی جاتی ہیں۔ حالانکہ نہ ان کو قرآن مجید نے اور نہ سنت نبوی نے ثواب کا کام قرار دیا ہے۔ ان میں پڑ کر لوگوں کا مال بھی خرچ ہوتا ہے۔ اور دین میں بھی کچھ نہیں ملتا۔ دوسری قسم بدعات کی وہ ہے جو محض ناک رکھنے اور جھوٹی عزت کی خاطر بجا لائی جاتی ہیں۔ جن پر نیکی برباد اور گناہ لازم کی مثال صادق آتی ہے۔

ایسے حالات میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ہوتی جس میں اس قومی بیماری کی پوری پوری وضاحت کی جاتی۔ سو محترم مولانا محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری (مربی سلسلہ) نے اس ضرورت کو کتاب مذکور کے ذریعہ پورا کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نافع الناس بنائے۔ اور یہ لوگوں کے لئے فضول رسموں سے بچنے کا ہدایت نامہ ثابت ہو۔ آمین

خاکسار ملک سیف الرحمٰن (مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(مورخہ ۶/۴۸ ربوہ)

ٹرزی ضرورت

تحریک جدید کی اسٹیٹ محمد آباد نزد ٹاہلی ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر کے ورکشاپ کے لئے ایک ٹرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست اپنی درخواست پریذیڈنٹ، صدر اور امیر صاحب کی وساطت سے بھجوائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواست میں نام مکمل پتہ، ولدیت تاریخ پیدائش۔ خاندان کے دو معروف احمدیوں کے پتہ جات اور ان سے رشتہ، تجربہ اور اگر اسناد ہوں تو ان کا بھی اندراج فرما دیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

ضروری تصحیح

۱۔ مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۹ء کے الفضل میں میرا ایک مضمون بعنوان "درود شریف کی فضیلت کے متعلق ایک خواب" شائع ہوا تھا اس میں سہو کتابت سے پہلے کالم کے تیسرے پیرے کی چوتھی لائن میں والد بزرگوار ملک رسول بخش صاحب مدظلہ کے نام کے ساتھ "مرحوم" کا لفظ چھپ گیا ہے۔ حضرت والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حیات ہیں۔ احباب ان کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ اور اس غلطی کی اصلاح فرما لیں۔

خاکسار بشارت احمد جنجوعہ سیالکوٹ چھاؤنی

۲۔ روزنامہ الفضل مورخہ ۲۳ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۳/۷/۶۹ کے صفحہ ۱۰ پر فہرست وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ قسط ۲۶ کے نمبر ۲ پر محترمہ امۃ الحی بیگم مرزا احمد حسین صاحب کراچی غلط شائع ہوگیا ہے۔ اصل نام یہ ہے۔

محترمہ ملکہ امۃ الحی بیگم مرزا محمد حسین صاحب کراچی وعدہ ۲۰۰ روپے

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

۳۔ مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی نے ۳۰ روپے برائے چندہ نادار مریضاں دیا تھا۔ اخبار الفضل میں غلطی سے خمیم ملک صاحب بذریعہ ملک محمد شفیع صاحب شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

درخواست دعا

مکرم راجہ محمد اکرم صاحب جنجوعہ آف جہلم کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

وحید احمد جنجوعہ ربوہ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○

محترم صوفی محمد یعقوب خانصاحب

{از مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مرحوم}

محترم صوفی محمد یعقوب خانصاحب مرحوم مورخہ ۲۷ ظہور (اگست) کو بمقام گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے مقدس زمرہ میں شامل تھے۔ بہت ہی کم گو اور بے ضرر بزرگ تھے۔ اور بفضلہ تعالیٰ موصی تھے آپ غالباً ۷-۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ کرڑی افغاناں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ۷-۱۹۰۶ء میں جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے لئے قادیان میں آیا ہوا تھا تو اس وقت قادیان میں ایک امریکن سیاح آیا ہوا تھا۔ اس کی ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر محاسب کے سامنے ہوئی تھی جہاں پر میز کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم نے ترجمان کے فرائض سرانجام دئے تھے۔ اس سیاح نے حضور علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کی سچائی کا کیا ثبوت ہے؟ آپ نے حضرت مفتی صاحب رضی سے فرمایا کہ انہیں کہدو کہ آپ کا اتنی دور دراز سے سفر کرکے قادیان میں آنا ہی میری سچائی کا ثبوت ہے۔

آپ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے کلاس فیلو تھے اور میٹرک کا امتحان دونوں بزرگوں نے اکٹھے ہی پاس کیا تھا۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں انفلوئنزا کی وبائی مرض جب پھیلی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہوگئے تو اس وقت آپ بھی اپنے گاؤں سے قادیان آگئے اور حضورؓ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کردیا۔ میرے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مرحوم سے قادیان میں اس موقعہ پر جبکہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا علاج کررہے تھے۔ صوفی صاحب مرحوم کی ملاقات ہوئی۔ صوفی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کی اس بیماری کے زمانہ میں بہت سے احمدی احباب کچھ مسجد مبارک میں اور کچھ حضورؓ کے کمرے میں دن کے وقت بیٹھے رہتے تھے۔ رات کے وقت تو صرف حضرت ڈاکٹر صاحبؓ ہی حضورؓ کے پاس رہا کرتے تھے۔ اس بیماری کے دوران حضور، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دالان میں مقیم تھے۔ صوفی صاحب یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت دوستوں کا یہ حال تھا کہ تقریباً ہر وقت ہی حضورؓ کے حکم خدمت کے منتظر رہتے تھے۔ کہ جس وقت بھی کوئی خدمت کا حکم ملے اسے بجا لایا جائے۔ بہرحال آپ نے بھی اس موقعہ پر بڑھ چڑھ کر حضورؓ کی خدمت اور تیمارداری میں حصہ لیا اور ثواب حاصل کیا۔ اور حضورؓ کی دعاؤں سے مشرف ہوئے۔ اسی دعا کے طفیل چند سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے قادیان میں مستقل قیام کے سامان پیدا کر دئے اور وہ یوں ہوا کہ ۱۹۲۳ء میں محترم صوفی صاحب اپنے گاؤں سے بیمار ہوکر قادیان میں بطور ان ڈور مریض کے نور ہسپتال قادیان میں داخل ہوئے اور تقریباً پانچ چھ ماہ تک میرے والد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مرحوم کے زیرعلاج صحتیاب ہونے پر آپ نے میرے والد محترم سے درخواست کی کہ انہیں کمپونڈری کا کام سکھا دیا جائے۔ جسے والد صاحب نے منظور کرتے ہوئے بطور اپرنٹس کمپونڈر کے نور ہسپتال میں متعین کردیا۔ آپ نے بڑی محنت کے ساتھ کام سیکھا اور والد صاحب نے بھی خوب توجہ سے اور بڑی شفقت اور محبت سے انہیں کام سکھایا اور یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ کچھ عرصہ کے بعد ہسپتال میں ایک کمپونڈر کی اسامی خالی ہوئی اور ان کی درخواست پر والد صاحب نے ان کو وہیں مستقلاً متعین کردیا۔ آپ نے دن رات محنت کرکے ہسپتال میں اپنے فرائض انجام دئے میں نے دیکھا ہے کہ ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہا کرتے تھے۔ چونکہ ان دنوں میں عملہ بہت تھوڑا تھا۔ ہسپتال کا دفتر کا کام بھی وہی سرانجام دیتے تھے اور بعض اوقات رات کے دس بجے سے گیارہ بجے تک بھی والد صاحب کے ساتھ کام کیا کرتے تھے۔ اس سے مراد تحریری یا دفتری کام ہے آپ میں کمال خوبی تھی کہ

آپ لگاتار دو تین روز کام کرنے کے بعد بھی تھکتے نہ تھے۔ آپ کو قادیان میں بطور طبی خادم ہونے کے بہت سے بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام کی خدمت کا موقعہ ملا تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر آپ کمر ہمت کس لیتے تھے اور لگاتار دن رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی طبی خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ مجھے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۷ء تک نور ہسپتال قادیان میں بطور اسسٹنٹ ڈاکٹر کے خدمت کا موقعہ ملا ہے اور صوفی صاحبؓ کے ساتھ کبھی انڈور مریضوں کی نگرانی کا کام کرنے کا موقعہ ملا ہے میں نے صوفی صاحب کو ہر وقت حاضر باش اور بہت محنتی پایا۔ تقریباً قادیان کے سب پرانے لوگ ان کی شخصیت سے واقف ہوں گے وہ بہت محبت و خوش خلقی سے بیماروں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد بھی آپ جبتک مرکز سلسلہ لاہور میں رہا۔ اور نور ہسپتال بھی وہیں رہا آپ وہاں بھی کام کرتے رہے۔ پھر اس کے بعد ربوہ میں مرکز منتقل ہوا تو شفاخانہ نور بھی مرکز منتقل ہوگیا اور آپ بھی ربوہ میں شفاخانہ میں خدمات بجا لاتے رہے اور کچھ عرصہ بعد پیرانہ سالی اور علالت کی وجہ سے شفاخانہ سے آپ ریٹائر ہوگئے اور گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں اپنے خاندان کے افراد کے پاس مقیم ہوگئے اور تا وفات وہیں مقیم رہے۔ انہیں اپنے سوانح حیات قلمبند کرنے کا بہت شوق تھا۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے ان تمام ڈاکٹروں کو خط لکھکر اپنے بارے میں رائے طلب کی تھی جن کے ماتحت انہوں نے مختلف اوقات میں کام کیا تھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مجھ سے بھی خواہش کی تھی کہ میں بھی ان کے کام کے متعلق لکھوں چنانچہ ان کی خواہش کی تعمیل میں میں نے ان کے نمایاں اوصاف کا مختصراً تذکرہ کردیا۔

محترم صوفی صاحب مرحوم کو قادیان کے ساتھ بیحد اُنس و محبت تھی اور قادیان کو بہت یاد کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ "میں جب رات کو سوتا ہوں تو میں قادیان میں ہوتا ہوں لیکن جب اٹھتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہی گکھڑ منڈی ہے"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان سے انہیں کس قدر اور بے انتہا محبت تھی۔ اسی طرح سے مرکز سلسلہ ربوہ سے بھی انہیں بیحد محبت تھی اور ان کا یہاں قیام کو بہت دل چاہتا تھا۔ مگر گھریلو حالات نے انہیں اجازت نہ دی جس کا وہ اکثر تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ صوفی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ ملتان

میرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ احمدیہ ـــ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات ـــ

ڈاکٹر عبدالکریم صاحب عرصہ سے جماعت احمدیہ ملتان اور ضلع کے امیر چلے آرہے تھے سلسلہ کے کارکنان سے جس محبت، خلوص اور ہمدردی کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے اس کا نقش دل سے محو نہیں ہو سکتا بڑے ہی مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے زندگی بالکل سادہ تھی۔ تکلفات سے بہت دور تھے مجھے تین سال تک مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ جب کبھی سلسلہ کے کام کی خاطر ان سے کہا گیا کہ آپ فلاں جگہ پر ہمارے ساتھ چلیں سینکڑوں روپے کی پریکٹس چھوڑ کر فوراً ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاتے

ان کا گھر کیا تھا ہر آنے جانے والے کے لئے آرامگاہ اور مہمان خانہ تھا اکرام ضیف کا جذبہ مرحوم کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور اس کی ہر وہ آدمی شہادت دے سکتا ہے جس کو کبھی بھی ان سے واسطہ پڑا ہے

مجھے اچھی طرح یاد ہے ایکدفعہ برادرم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ اور خاکسار بعض جلسوں میں شرکت کے لئے ملتان گئے تو ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ملکہ والس مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں آگئے اور ہم نے مشورہ کیا کہ کھانا کسی ہوٹل سے کھالیں گے ڈاکٹر صاحب کے پاس نہیں جائیں گے۔ چنانچہ کھا کر جب ہم واپس مسجد میں آئے تو ڈاکٹر صاحب نے فون کیا کہ مربیان کو میرے گھر بھیج دیں۔ کیونکہ کھانا تیار ہے خادم مسجد کو ہم نے کہا کہ آپ ڈاکٹر صاحب سے کہدیں کہ وہ کھانا کھا چکے ہیں۔ خادم نے جب اطلاع دی تو ڈاکٹر صاحب مرحوم ناراض ہو گئے فرمانے لگے میں یہاں کس لئے موجود ہوں آپ وجہ بتائیں کیوں آپ نے کھانا ہوٹل سے کھایا ہے۔ جب ہم نے معذرت کی تو خوشی سے فرمانے لگے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے کہ کوئی سلسلہ کا رکن کھانے کے لئے ہوٹلوں میں جائے۔

ملتان کا سالانہ جلسہ تھا۔ میں نیا نیا ملتان گیا تھا۔ برادرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر بھی وہاں نئے نئے گئے تھے۔

(باقی صک پر)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال۔ سکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۸۸

میں حنیفہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرزاق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۳ تولے ۷ ماشے مالیتی --- ۴۷۱ روپے
گھڑی ,, --- ۸۰ ,,

--- ۵۵۱

حق مہر/ ۵۰۰ روپے جو زیورات میں شامل ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- حنیفہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرزاق
گواہ شد:- مولانا عبدالحمید خاں کاٹھگڑھی مربی سلسلہ پونڈہ
گواہ شد:- ماسٹر عبدالرزاق خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۶۸۹

میں حنیفہ بیگم زوجہ مستری عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اونچے مانگٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند --- ۷۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی ۴ تولے --- ۶۰۰ ,,

کل جائیداد --- ۱۳۰۰ ,,

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ- حنیفہ بیگم زوجہ مستری عنایت اللہ
گواہ شد:- مستری عنایت اللہ خاوند موصیہ۔ اونچے مانگٹ۔
گواہ شد:- محمد اسماعیل اسلم

مسل نمبر ۱۹۶۹۰

میں حبیب اللہ طارق ولد عنایت اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۵½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- حبیب اللہ طارق دارالرحمت ربوہ۔
گواہ شد:- ابوالعطاء جالندھری۔

گواہ شد:- محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۶۹۱

میں عطاء الرحمن خان ولد محمد افضل خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک کنال سکنی اراضی واقع دارالبرکات ربوہ ۱۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عطاء الرحمن ہیڈ ماسٹر کرشن نگر لاہور۔
گواہ شد:- عبدالجلیل عشرت سیکرٹری مال کرشن نگر لاہور
گواہ شد:- ملک محمود احمد کرشن نگر لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۶۹۲

میں فرخندہ بیگم زوجہ عطاء الرحمن خان صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند --- ۱۰۰۰ روپے
زیور ۸ تولے مالیتی تقریباً --- ۹۶۰ ,,
مکان مالیتی --- ۱۰۰۰۰ ,,
زرعی اراضی ۸ ایکڑ مالیتی --- ۸۰۰۰ ,,

کل جائیداد --- ۱۹۹۶۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- فرخندہ بیگم کرشن نگر لاہور
گواہ شد:- عبدالجلیل عشرت کرشن نگر لاہور- گواہ شد:- عطاء الرحمن خاں خاوند موصیہ کرشن نگر لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۶۹۳

میں خدیجہ بیگم غلام محمد صاحب ثالث قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی چار تولے مالیتی --- ۶۰۰ روپے
۲- حق مہر بذمہ خاوند --- ۵۰۰

میزان --- ۱۱۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- خدیجہ بیگم زوجہ غلام محمد ثالث لاہور۔
گواہ شد:- غلام محمد ثالث خاوند موصیہ
گواہ شد:- محمد صدیق شاکر صدر جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

درخواست دعا

خاکسار نے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مزید ترقیات سے نوازے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے نیز والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دعا فرمائیں کہ مولا کریم میرے بڑے بھائی شیخ محمد سلیم صاحب کو اپنی رحمت سے نیک خادم دین اولاد سے نوازے۔ آمین۔

شیخ محمد وسیم ابن شیخ محمد اسلم صاحب مینیجر ۔۔۔ ایجنسی ریلوے روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

اعلان نکاح

مورخہ ۸ اگست ۱۹۶۹ء کو میری بیٹی عزیزہ قمر النساء کا نکاح عزیزم رفیق احمد صاحب ابن چوہدری حکیم محمد اسلم صاحب جھال خانوآنہ محلہ شریف پورہ لائل پور کے ہمراہ بعوض مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری نے پڑھا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(چوہدری محمد حسین دارالرحمت شرقی ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا نیا انتخاب

امراء جماعت و پریذیڈنٹ صاحبان سے خصوصی تعاون کی درخواست

جملہ مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کے تقرر کی میعاد ۳۱ اخاء ۱۳۴۸ھ کو ختم ہو جائے گی۔ دستور کے مطابق ۱۵ نبوت سے ۳۰ نبوت تک عرصہ میں نیا انتخاب ہونا ضروری ہے اس لئے مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ان مقررہ دنوں میں قائد مجلس کا انتخاب کر کے صدر مجلس کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔ انتخاب قائد مجالس کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مقرر ہیں جن کی پابندی کا ضروری ہے۔

۱۔ قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ ترتیب مد نظر رکھنی ضروری ہوگی۔ نیز کسی بھی خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا جس میں اس کا اپنا نام پیش ہو سکتا ہے

۲۔ جس خادم کا نام قیادت کے لئے پیش کیا جائے وہ پانچ وقت نماز باجماعت کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راست باز۔ دیانت دار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی منڈواتا نہ ہو (اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا مذکورہ خادم نہ ملے۔ تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے)

۳۔ قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔ گویا چار سال بعد تبدیلی لازمی ہے۔

۴۔ یہ انتخاب اعلانیہ ہونا چاہیئے۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ایسے موقع پر کسی کے خلاف پراپیگنڈہ کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے متعلق اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کر دی جائے۔ اسی طرح ایسے انتخابات کے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں کسی نہ کسی کے حق میں اپنا ووٹ ضرور استعمال کیا جائے۔

۵۔ قائد مقامی کے انتخاب کے لئے کورم کل اراکین کا ۵۰ فی صد ہوگا۔ اگر کورم کی کمی کی وجہ سے انتخاب نہ ہو سکے تو دوسری بار انتخاب کے لئے کسی کورم کی قید نہ ہوگی۔

۶۔ مرکز سے منظوری آنے تک سابقہ عہدیدار ہی برقرار رہیں گے۔ اور اپنے فرائض بدستور ادا کرتے رہیں گے۔

قائدین اضلاع ۔ اس بات کو مد نظر رکھیں کہ اس وقت بلا استثناء ہر مجلس میں قائد کا انتخاب کروانا ضروری ہے اور وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ ان کے ضلع کی ہر مجلس میں بروقت قواعد کے مطابق انتخاب ہو جائے۔

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے خصوصی درخواست ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان مقررہ دنوں میں حسب قواعد ان کی جماعت میں قائد کا انتخاب کروا لیا جائے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان مجلس خدام الاحمدیہ سے خصوصی تعاون فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۵

کھانا کھلانے میں کسی قدر تاخیر ہو گئی ہم بازار جا کر دودھ وغیرہ پی آئے بعد میں منتظمین نے کہا کہ کھانا کھا لیں۔ ہم نے جواب دیا ہم تو سیر ہو چکے ہیں منتظمین کہنے لگے جب ہم نے آپ کا انتظام کیا ہے تو پھر آپ بازار کیوں گئے برادرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر کہنے لگے آپ نے کیا انتظام کیا ہے اتنی دیر ہو گئی ہے اور اب اگر کھلانے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اتنے میں مرحوم ڈاکٹر صاحب تشریف لے آئے فرمایا کیا بات ہے منتظمین نے بات سنائی فرمانے لگے میں بوجہ علالت صحیح طور پر نگرانی نہیں کر سکا اس لئے یہ قصور میرا ہے کہ کھانا لیٹ ہو گیا ہے چنانچہ تانگہ کرایہ پر لیا ہم کو اپنے گھر لائے کھانا کھلایا اور فرمایا آپ لوگ میرے پاس ہی رہیں۔ اللہ اللہ کس قدر جذبہ اکرام ضیف کا تھا۔

کئی بار مجھے ملتان جانے کا موقع ملتا رہا تھا مرحوم کو جب پتہ چلتا تو فرماتے آپ کے کھانے اور سونے کا انتظام میرے گھر ہے پھر رات گئے تک جماعت کی ترقی اور بہبود کے متعلق باتیں ہوتی رہتیں طبیعت میں مزاح بھی تھا۔ اور بعض اوقات ظرافت سے مجلس کو زعفران زار بنا دیتے تھے سلسلہ کے کارکن کو کسی قسم کی طبی ضرورت ہو مرحوم کو چین نہ آتا تھا جب تک اس کی ضرورت پوری نہ ہو جائے۔

آخری بار میری ملاقات مرحوم سے اس وقت ہوئی جب میری تبدیلی منڈی بہاؤالدین ہوئی۔ میں ملاقات کے لئے گیا تو کھڑے ہو گئے فرمانے لگے دل نہیں چاہتا کہ آپ یہاں سے جائیں۔ میں نے تبادلہ رکوانے کی کوشش بھی کی ہے مگر نظارت نے میرے مشورہ کو قبول نہیں کیا

میں نے کہا ڈاکٹر صاحب گھبرایا آخر ہم ملتے ہی رہیں گے آہ کیا خبر تھی کہ مرحوم سے یہ ملاقات ہی آخری ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو بلند درجات عطا فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر طرح سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

☆

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن فیرز لیبر روڈ لاہور سٹیڈیم

۷۰-۱۹۶۹ کے لئے

داخلہ ٹیسٹ ۷ بجے صبح۔ مجوزہ تاریخیں:۔ جونیئر ڈپلومہ لاہور راولپنڈی اور مختلف مراکز کے لئے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء پشاور۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ ریجنز۔ آزاد کشمیر۔ مالاکنڈ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۹ء سینئر ڈپلومہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء

درخواست مجوزہ فارم پر جو پرنسپل صاحب کے دفتر سے مل سکتی ہے ۱۰ ستمبر تک۔

پ ٹ ۳۰-۸-۶۹

گورنمنٹ ویونگ فنشنگ سنٹر شاہدرہ

فارم درخواست دفتر متعلقہ سے۔ درخواست کی آخری تاریخ ۱۰/۹/۶۹۔ مستحق طلباء کے لئے ۵۰ وظائف۔ درخواست کے ہمراہ ریکارڈ و دیگر سرٹیفکیٹ ہائے کی مصدقہ نقول شامل کریں۔ درخواست بنام جنرل منیجر فنشنگ سنٹر

ٹریننگ مندرجہ ذیل میں دی جائے گی۔

۱۔ ۲½ سالہ سرٹیفکیٹ کورس ٹیکسٹائل رنگت۔ بلیچنگ۔ فنشنگ۔ پرنٹنگ۔
شرط: میٹرک سائنس کے ساتھ۔ ایف اے۔ ایف ایس سی۔ کو ترجیح۔

۲۔ ۱½ سالہ سرٹیفکیٹ کورس۔ مطابق مندرجہ بالا امور
شرط: انڈر میٹرک۔ میٹرک کو ترجیح

۳۔ دو سالہ کورس ویونگ۔ شرط: میٹرک۔ ایف اے۔ ایف ایس سی کو ترجیح۔

۴۔ ایک سالہ کورس عملی۔ ویونگ
شرط معمولی پڑھا لکھا۔

(پ۔ ٹ۔ ۶۹-۸-۲۴)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ کیلئے مرکز میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اتبوک ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسرائیلی جارحیت کو ناکام بنانے کیلئے مضبوط اور متحدہ اسلامی محاذ کا قیام ناگزیر ہے

مسجد اقصےٰ کی آتش زنی کے سانحہ کے متعلق جماعت احمدیہ ربوہ کی قرارداد

مورخہ ۵ ستمبر کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی:-

"جماعت احمدیہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجتماع قبلۂ اوّل مسجد اقصےٰ کے نذر آتش کرنے کی شرمناک، ناپاک اور مکارانہ صیہونی جسارت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا، اسے شدید نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا، اس کی پرزور مذمت کرتا اور اس تاریخی اور مقدس یادگار کی بے حرمتی کو تمام عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج تصور کرتا ہے۔ یہودی عزائم اس سے بھی خطرناک ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ قبلۂ اوّل کو ہیکل سلیمانی میں تبدیل کر کے مکہ اور مدینہ پر تغلب حاصل کریں۔ پس ہمارے سامنے سوال اب صرف مسجد اقصےٰ کا نہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا بھی ہے اس لحاظ سے مسجد اقصےٰ کی آتش زنی کو ہم یہود کی پرفریب اور عیارانہ چالوں کا ابتدائی قدم سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں اسرائیلی جارحیت کے ہر اقدام کو ناکام بنانے اور بیت المقدس کو اس کے چنگل سے آزاد کرانے کے لئے عالمی سطح پر ایک مضبوط اور متحدہ اسلامی محاذ کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے۔ ہم جناب صدر مملکت پاکستان کو یقین دلاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ربوہ کا ہر فرد اس مقدس راہ میں اپنی جان و مال و آبرو حاضر کرنا موجب فخر و سعادت سمجھتا ہے اور وقت آنے پر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اس قرارداد کی نقول صدر مملکت پاکستان جناب آغا محمد یحییٰ خان، شاہ فیصل، شاہ حسین، صدر ناصر، حضرت امام جماعت احمدیہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔ پاکستان)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم سید عبدالعلی صاحب 19/11 دارالرحمت وسطی ربوہ۔ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد۔ ربوہ)

۲۔ میرا خاوند مکرم ملک عبدالرزاق صاحب عرصہ چار سال سے تلی اور جگر خراب ہونے کی وجہ سے بے حد بیمار ہیں حالت بہت نازک ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نسیم فردوس اہلیہ ملک عبدالرزاق صاحب ربوہ)

۳۔ میرے اباجان چوہدری خورشید احمد صاحب عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ اور چند روز سے ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری بہت ہو چکی ہے تمام بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے

(ڈاکٹر رفیقہ صادقہ خورشید ۲/۲ محلہ ہیسٹنگز ربکاد فورڈ دہلی)

۴۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ سید گل احمد صاحب مرحوم) ایبٹ آباد کی چند دنوں سے شدید بیمار تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے (رشیدہ شاہ ہمیر لیکچرار ٹرت ربوہ)

عشرہ تحریک جدید اور لجنات اماءاللہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

پہلے اعلان کیا جا چکا تھا کہ اگست کے آخری عشرہ میں تمام لجنات تحریک جدید کے چندہ کی وصولی اور نئی بہنوں کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اگست کا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ جن لجنات نے اس سلسلہ میں کوشش کی ہے وہ اپنی رپورٹ مع اس کے نتائج کے جلد بھجوائیں۔ اور جن لجنات نے ماہ اگست میں اس سلسلہ میں کوئی کوشش کسی وجہ سے نہیں کی وہ اب ستمبر کے مہینہ میں اس سلسلہ میں کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بہنیں تحریک جدید میں شامل ہوں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

ہر احمدی کو وقف عارضی میں شامل ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ ترین ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

احباب کو چاہیئے کہ وقف عارضی کی اہمیت کا صحیح اندازہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ اس میں شمولیت فرمائیں۔ مطبوعہ فارم وقف پُر کرنے کے لئے دفتر سے طلب فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تقریب رُخصتانہ

مورخہ ۷ ستمبر کو بعد نماز عصر محترمہ طیبہ حمید صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالحمید صاحب جنجوعہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۶ دسمبر ۱۹۶۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم کمال الدین حبیب احمد صاحب ابن محترم مولوی روشن دین احمد صاحب سابق مبلغ تنزانیہ کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ منیر احمد صاحب سہیلی نے کی بعدہ ہدایت احمد صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ جس کے بعد محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ افریقہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دلہن حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودہا کی نواسی ہے۔

اگلے روز مورخہ ۸ ستمبر کو مکرم مولوی روشن دین صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالعلوم میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ناصرات کے لئے لمحہ فکریہ

ناصرات کا سالانہ بجٹ -/۲۵۲۰ روپے تھا لیکن اب تک صرف ۸۱/۱۲۱۰ روپے چندہ وصول ہوا ہے جب کہ سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ براہ کرم اس ماہ میں چندہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔

نیز اپنی ناصرات کی کل تعداد اور ماہوار چندہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے صرف ان ناصرات کو بھجوائیں جن کا چندہ پورا پورا ادا ہو چکا ہے اور جو باقاعدہ اجلاسوں میں شرکت کرتی رہی ہیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴